مطالعہ حدیث کورس

جہاد

www.KitaboSunnat.com

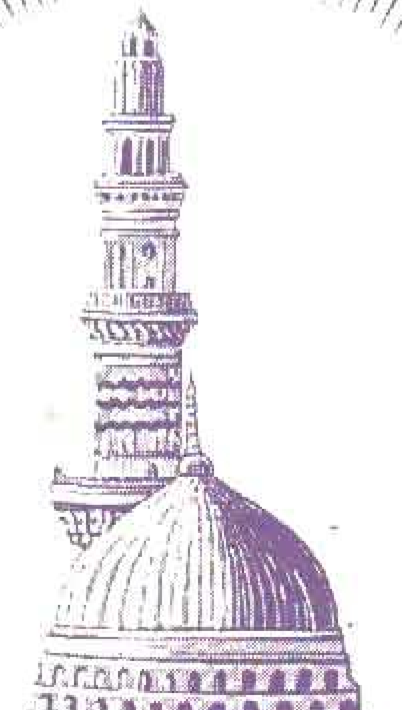

10

دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مطالعہ حدیث - (خط و کتابت کورس)

یونٹ (10) جہاد

شعبہ اسلامی خط و کتابت کورسز
دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی
پوسٹ بکس نمبر 1485 اسلام آباد
فون: 9261751-54
فیکس: 261648, 250821
ای میل: dawah@isb.compol.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کورس	....	مطالعہ حدیث
یونٹ نمبر	....	10
مؤلف	....	مولانا حبیب الرحمان
ناشر	....	دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، پاکستان
مطبع	....	ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد
سن اشاعت	....	2000ء - 1421ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ نمبر
پیش لفظ	
تعارف	
آیات قرآنی	۸
احادیث نبوی	۱۰
جہاد کی فضیلت	۱۰
جہاد میں چند لحات کی فضیلت	۱۰
وعدہ جنت	۱۱
اللہ تعالیٰ کی ضمانت	۱۱
جامع اور غیر منقطع عبادت	۱۲
غبار راہ جہاد	۱۳
جہاد اور صحبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳
جنت تلواروں کے سایہ تلے ہے	۱۴
اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین عمل	۱۵
مومن کامل	۱۶
اعلاءِ کلمۃ اللہ کے لیے جہاد	۱۸
جہاد کی اولین شرط ___ اسلام	۱۹
منافق کا جہاد غیر مقبول ہے	۲۰
دنیوی فائدوں سے اجتناب	۲۰
والدین کی اجازت	۲۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرائے کے جہاد کی حقیقت	۲۲
اپنے خرچ پر جہاد کروانا	۲۴
ہر نیک وبد امیر کے تحت جہاد کرو	۲۴
جہاد قیامت تک جاری ہے	۲۵
جہاد میں ہر ممکن حصہ لو	۲۶
فرض عین اور فرض کفایہ کا فرق	۲۶
جہاد ترک کرنے کا انجام	۲۷
اسلام اور جہاد کی بیعت	۲۷
جنگ سے فرار اختیار نہ کرنے کی بیعت	۲۸
جان لڑا دینے کی بیعت	۲۸
جہاد کے تین محاذ	۲۸
غازی کے اہل وعیال کی نگرانی	۲۹
باربار شہید ہونے کی تمنا	۲۹
صلہ شہید	۳۰
اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کی فضیلت	۳۰
میدان جنگ سے فرار گناہ کبیرہ ہے	۳۰
دشمن کی جاسوسی کرنا	۳۱
دشمن کے مخبر کو قتل کرنا	۳۱
جنگ ایک چال ہے	۳۲
غیر مقاتلین کو قتل کرنے کی ممانعت	۳۲
حالت غفلت میں دشمن پر حملے کی ممانعت	۳۳
جہاد فی سبیل اللہ کا مفہوم اور مقاصد	۳۴
جہاد کے اہم مقاصد	۳۴
فہرست مراجع	۳۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

انیسویں اور بیسویں صدی میں غیر مسلم اور مسلم مستشرقین کے ذہن جن بنیادی مسائل کے حل میں مصروف رہے ان میں حدیث کی تاریخی اور تشریعی حیثیت بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ ان کی یہ دلچسپی ایک لحاظ سے ان کے پیش رو مستشرقین کی سرگرمیوں میں اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اب تحقیق کا موضوع سابقہ محققین کی طرح شخصیت اور ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی، غزوات اور سیاسی اصلاحات کے بارے میں سوالات اٹھانا اور شکوک و شبہات کو پیدا کرنا نہ رہا بلکہ اب خود حدیث، اس کی جمع و تدوین، اس کی ثقاہت اور تاریخی و تشریعی حیثیت کو بنیادی موضوع بنایا گیا چنانچہ Guillau me, Goldzeha اور sehacht نے دین اسلام کے دو بنیادی ماخذ میں سے ایک کو موضوع تحقیق بناتے ہوئے مغربی ذرائع علم اور اپنے زیر تربیت مسلم محققین کو بڑی حد تک یہ بات باور کرادی کہ حدیث کی حیثیت ایک غیر معتبر تاریخی بلکہ قیاسی بیان کی سی ہے، اس میں مختلف محرکات کے سبب تعریفی و توصیفی بیانات کو شامل کر لیا گیا ہے اور بہت سی گردش کرنے والی افواہوں کو جگہ دے دی گئی ہے۔ ان انتہا پسندانہ تصورات کے ساتھ ساتھ یہ اہتمام بھی کیا گیا ہے کہ بعض اصطلاحات حدیث (مثلاً صحیح، حسن، ضعیف) کا اس طرح ترجمہ کر کے پیش کیا گیا جس سے تاثر بنے کہ احادیث کے مجموعوں میں گویا ہر قسم کی سنی سنائی کہانیاں اور قصے شامل ہیں۔

ان تمام غلط فہمیوں اور بعض اوقات شعوری طور پر گمراہ کرنے کی ان کوششوں سے یہ نتیجہ نکالنا مقصود تھا کہ دینی علوم سے غیر متعارف ذہن اس نہج پر سوچنا شروع کر دیں کہ ایک مسلمان کے لیے زیادہ محفوظ یہی ہے کہ وہ قرآن کریم پر اکتفا کرلے اور حدیث کے معاملہ میں پڑ کر بلاوجہ اپنے آپ کو پریشان نہ کرے۔ اسی گمراہ کن طرز عمل کے نتیجہ میں بعض حضرات اپنے آپ کو اہل قرآن کہنے لگے۔

ہمارے خیال میں یہ دین اسلام کی بنیادوں کو نقصان پہنچانے کی ایک سوچی سمجھی حکمت عملی تھی۔ اس غلط فکر کی اصلاح الحمد للہ امت مسلمہ کے اہل علم نے بروقت کی اور اعلیٰ تحقیقی و علمی سطح پر ان شکوک و شبہات کا مدلل، تاریخی اور عقلی جواب فراہم کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوۃ اکیڈمی کی جانب سے مطالعہ حدیث کورس ایک ایسی طالب علمانہ کوشش ہے جس میں مستند اور تحقیقی مواد کو سادہ اور مختصر انداز سے ۲۴ دروس (Units) میں مرتب کیا گیا ہے اس میں جن موضوعات سے بحث کی گئی ہے ان میں :

مفہوم و معنی	مصطلحات
تاریخِ تدوین	عقائد
ارکان اسلام	اخلاقی تعلیمات

وغیرہ شامل ہیں۔

ہماری کوشش ہے کہ ان دروس کے ذریعے سے زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچ سکیں اور مستند اسلامی مآخذ کی مدد سے ان شکوک و شبہات کا ازالہ کریں جو بعض مستشرقین نے پھیلائے ہیں اور علوم حدیث' یا حدیث کے بارے میں مثبت اور مصدقہ معلومات ان طالبان علم تک پہنچائیں جو باقاعدہ دینی مدارس و جامعات میں حدیث کے موضوع پر تعلیم و تحقیق کے لیے وقت نہیں نکال سکتے۔

ان دروس کو معروف و مستند عالم دین مولانا حبیب الرحمٰن ریسرچ فیلو' شریعہ اکیڈمی اسلام آباد نے تحریر کیا ہے۔ تمام دروس پر دعوۃ اکیڈمی کے محققین مولانا رضا احمد صاحب اور مولانا محمد احمد زبیری صاحب نے دیدہ ریزی کے ساتھ نظر ثانی کی ہے اور ان کی اردو ادارت کے فرائض دعوۃ کے ایڈیٹر جناب محمد شاہد رفیع نے انجام دیئے ہیں۔ ان دروس کی تیاری میں شعبہ تحقیق کے سربراہ ڈاکٹر محمد جنید ندوی صاحب کی شبانہ روز محنت یقیناً لائق تحسین ہے۔ ہمیں امید ہے کہ دعوت دین کی یہ کوشش بارگاہ الٰہی میں مقبول ہو گی اور دین کی تعلیم کے فہم میں آسانی پیدا کرے گی۔

ان دروس میں جن موضوعات سے بحث کی گئی ہے ان پر متعلقہ حوالے بھی درج کر دیئے گئے ہیں تاکہ طالبان علم براہ راست ان مصادر کا مطالعہ بھی کر سکیں۔ ہر یونٹ کے ساتھ سوالات بھی درج ہیں جن کے جوابات کو جانچنے کے بعد دعوۃ اکیڈمی کورس مکمل کرنے والوں کو سرٹیفیکیٹ جاری کرے گی۔ اس سلسلہ میں آپ کے مشورے اور تنقید و تبصروں سے ہمیں ان اسباق کو مزید بہتر بنانے میں غیر معمولی امداد ملے گی اس لیے بلا تکلف اپنی رائے' تنقید و مشورے سے ہمیں مطلع کریں۔

پروفیسر ڈاکٹر انیس احمد

ڈائریکٹر جنرل

دعوۃ اکیڈمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعارف

یہ مطالعہ حدیث خط وکتابت کورس کا دسواں یونٹ ہے۔ اس یونٹ میں جہاد کا مفہوم 'اقسام' اہمیت' ضرورت اور احکام وآداب پر احادیث کی روشنی میں بحث کی گئی ہے۔

''جہاد'' اللہ کے دین کی خاطر جان لڑا دینے کا نام ہے۔ جہاد کے وسیع تر مفہوم میں بدنی 'لسانی اور مالی جہاد کی تمام صورتیں کو شامل ہیں۔

جہاد (قتال) اسلام میں دعوت اسلامی کی توسیع 'کفر کے تسلط سے نجات اور دنیائے کفر کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لانے کا مؤثر ذریعہ ہے۔

جہاد دعوت اسلامی کے فروغ اور تبلیغ کے لیے ہے 'اسلام کی جنگ فتنے کے خاتمے کی جنگ ہے اور ان ظالموں کی سرکوبی کی جنگ ہے جو لوگوں کو اللہ کے بجائے اپنا بندہ اور غلام بنا لیتے ہیں۔ اگر کوئی قوت اسلام کے راستہ میں رکاوٹ نہیں ہے تو اس کے ساتھ اسلام کی کسی قسم کی جنگ نہیں ہے۔

اسلام دنیائے انسانیت کے لیے امن و سلامتی کا سب سے بڑا علم بردار ہے۔ وہ تو ظالموں اور سرکشوں کو بھی دوزخ کی آگ سے بچانا چاہتا ہے۔

حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خیبر میں فتح کا علم تھماتے ہوئے فرمایا تھا۔

فو اللہ لئن یھتدی بك رجل واحد خیر لك من حمر النعم. (متفق علیہ)

خدا کی قسم! اگر تمہاری وجہ سے ایک شخص بھی ہدایت پا گیا تو یہ تمہارے لیے سو سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

اس یونٹ کے مطالعہ سے آپ اسلام میں جہاد کے مفہوم اور اس کی فضیلت 'اہمیت' ضرورت اور اس کے آداب و مقاصد سے آگاہی حاصل کریں گے اور یہ جان لیں گے کہ جہاد اسلامی زندگی میں ایک روح کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس روح کو برقرار رکھنا دین اسلام کے وجود کے بقا اور اس کے فروغ کے لیے نہایت ضروری ہے اور ایک مسلمان کی زندگی دراصل ایک مجاہد فی سبیل اللہ کی زندگی ہوتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیات قرآنی

١. وَمَالَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ج وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ج وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ٥ (النساء۴ : ۷۵)

آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہ لڑو جو کمزور پا کر دبا لیے گئے ہیں اور فریاد کر رہے ہیں کہ خدایا! ہم کو اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی حامی اور مددگار پیدا کر دے۔

٢. وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَاتَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ط فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ (البقرۃ۲ : ۱۹۳)

تم ان سے لڑتے رہو۔ یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کے لیے ہو جائے پھر اگر وہ باز آجائیں تو سمجھ لو کہ ظالموں کے سوا اور کسی پر دست درازی روا نہیں ہے۔

٣. اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ (آل عمران۳ : ۱۴۱)

کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یونہی جنت میں چلے جاؤ گے، حالانکہ ابھی اللہ نے تو دیکھا ہی نہیں کہ تم میں وہ کون لوگ ہیں جو اللہ کی راہ میں جانیں لڑانے والے اور اس کی خاطر صبر کرنے والے ہیں۔

٤. وَجَاهِدُوْا فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ (الحج ۲۲ : ۷۸)

اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔

٥. يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ(١٠) تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ .(الصف۶۱ : ۱۰،۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتلاؤں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے بچا لے، تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو، یہ تمہارے لیے بہت ہی بہتر ہے اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔

۶۔ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (البقرة۲ :۲۱۶)

تم پر قتال فرض کیا گیا ہے اور وہ تمہیں ناگوار ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں ناگوار ہو اور وہی تمہارے لیے بہتر ہو، اور ہو سکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں پسند ہو اور وہی تمہارے لیے بری ہو۔ اللہ جانتا ہے، تم نہیں جانتے۔

۷۔ فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ (التوبہ۹ :۵)

پس جب حرام مہینے گزر جائیں تو مشرکین کو قتل کرو جہاں پاؤ اور انہیں پکڑو اور گھیرو اور ہر گھات میں ان کی خبر لینے کے لیے بیٹھو۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکواۃ دیں تو انہیں چھوڑ دو۔

۸۔ قاتلوا المشركين كافة كما يقاتلو نكم كافة واعلموا ان الله مع المتقين (التوبہ۹ :۳۶)

اور مشرکوں سے سب مل کر لڑو جس طرح وہ سب مل کر تم سے لڑتے ہیں اور جان رکھو کہ اللہ متقیوں ہی کے ساتھ ہے۔

۹۔ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (التوبہ۹ :۴۱)

نکلو، خواہ ہلکے پھلکے ہو یا بوجھل، اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔

۱۰۔ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِانْفِرُوْا جَمِيْعًا (النساء۴ :۷۱)

اے ایمان والو! مقابلہ کے لیے ہر وقت تیار رہو پھر جیسا موقع ہو الگ الگ دستوں کی شکل میں نکلو یا اکٹھے ہو کر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث نبوی

جہاد کی فضیلت :

ا۔ عن ابی سعید رضی الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ من رضی باللّٰہ ربا وبالاسلام دینا، وبمحمد رسولًا وجبت له الجنة فعجبت لها فقلت: اعدها یا رسول الله فاعادها ثم قال: واخری یرفع اللّٰہ بها العبد مائة درجة فی الجنة مابین کل درجتین کما بین السماء والارض قلت: وما هی یا رسول الله؟ قال: الجهاد فی سبیل اللّٰہ، الجهاد فی سبیل اللّٰہ الجهاد فی سبیل اللّٰہ. (مسلم، نسائی: الجهاد والسیر)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : جو اللہ کو رب ماننے پر، اسلام کو دین اور محمد ﷺ کو رسول ماننے پر راضی ہو گیا، اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ میں یہ سن کر متعجب ہوا۔ عرض کیا : یا رسول اللہ ! ان کلمات کا اعادہ فرمائیں۔ آپ ﷺ نے ان کا اعادہ فرمایا اور پھر ساتھ ہی یہ فرمایا کہ ایک اور کام ہے جس کی بدولت اللہ تعالیٰ ایک بندے کو جنت کے اندر سو درجے زیادہ بلندی عطا فرمائے گا۔ ایک درجے سے دوسرے درجے تک کا فاصلہ اتنا ہو گا جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے، میں نے عرض کیا : وہ کونسا کام ہے یا رسول اللہ ﷺ ! آپؐ نے فرمایا : اللہ کی راہ میں جہاد کرنا (یہ بات آپؐ نے تین مرتبہ فرمائی)۔

۲۔ عن عثمان رضی الله عنه قال: سمعت رسول اللهﷺ یقول: رباط یوم فی سبیل الله خیر من الف یوم فیما سواه من المنازل. (ترمذی نسائی: الجهاد)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔ اللہ کی راہ میں ایک دن سرحدی چوکیوں پر پہرہ دینا دوسرے مقامات پر ہزار دنوں کی عبادت سے زیادہ بہتر ہے۔

جہاد کے چند لمحات کی فضیلت :

۳۔ عن انس رضی الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ : لغدوة فی سبیل الله او روحة خیر من الدنیا وما فیها. (بخاری، مسلم، ترمذی: الجهاد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : اللہ کی راہ میں گزرنے والی ایک صبح یا ایک شام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعدۂ جنت :

۴۔ **عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ : من قاتل فی سبیل الله فواق ناقة لتکون کلمة الله هی العلیا وجبت له الجنة۔ (ترمذی : الجهاد)**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اللہ کی راہ میں اتنے وقت تک بھی قتال کیا جتنا ایک اونٹنی کا دودھ دوہنے پر لگتا ہے' اس کے لیے جنت واجب ہو گئی' بشرطیکہ یہ قتال اللہ کے کلمے کو بلند کرنے کی نیت سے کیا ہو۔

اللہ تعالیٰ کی ضمانت :

۵۔ **عن ابی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ تضمن الله تعالی لمن خرج فی سبیل الله لایخرجه الا جهاد فی سبیلی و ایمان بی و تصدیق برسلی فهو علیّ ضامن ان ادخله الجنة او ارجعه الی مسکنه الذی خرج منه نائلا ما نال من اجر اوغنیمة. والذی نفس محمد بیده ما من کَلْمٍ یُکْلَمُ فی سبیل الله الاجاء یوم القیامة کهیئة یوم کلم' لونه لون دم و ریحه ریح مسك . والذی نفس محمد بیده لو لا أن اشق علی المسلمین ما قعدت خلاف سریة تغزو فی سبیل الله عزوجل ابدا. ولکن لا اجد سعة فاحملهم ولا یجدون سعة فیتبعونی ویشق علیهم ان یتخلفوا عنی والذی نفس محمد بیده لوددت انی اغزو فی سبیل الله فاقتل ثم اغزو فاقتل' ثم اغزو فاقتل (بخاری ' مسلم 'ابوداوٗد' نسائی: باب الجهاد)**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا : اللہ فرماتا ہے کہ جو شخص میری راہ میں اس طرح نکلا کہ درحقیقت میری راہ میں جہاد کا جذبہ ' مجھ پر ایمان اور میرے رسولوں کی تصدیق ہی نے اسے نکلنے پر مجبور کیا' تو میری ذمہ داری ہے کہ میں اسے جنت میں داخل کروں یا جہاں سے وہ نکلا ہے اس مسکن تک اسے اس طرح واپس کروں کہ وہ اجر یا غنیمت سے مالامال ہو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے 'اللہ کی راہ میں جو زخم بھی آئے گا تو قیامت کے روز وہ اسی ہیئت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو گا' اس زخم کا رنگ تو خون کا ہو گا مگر خوشبو کستوری کی ہو گی۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے 'اگر میری امت کے لیے دشوار نہ ہوتا تو میں اللہ کی راہ میں لڑنے والی کسی فوجی مہم سے پیچھے ہٹ کر نہ بیٹھ رہتا۔ لیکن نہ تو مجھے وسعت حاصل ہے کہ میں سب مسلمانوں کو سامان جنگ مہیا کر کے دوں' اور نہ ان کو اس قدر فراخی حاصل ہے کہ وہ ہر حال میں میرے پیچھے نکلتے رہیں۔ مگر ان کو یہ بھی ناگوار ہے کہ میں نکلوں اور وہ پیچھے بیٹھ رہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ اختیار میں محمد ﷺ کی جان ہے' میری خواہش تو یہ ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اللہ کی راہ میں لڑوں اور مارا جاؤں' پھر لڑوں اور مارا جاؤں پھر لڑوں اور مارا جاؤں۔

مفہوم :

ا۔ ''یعنی ہر بار مجھے نئی زندگی ملتی جائے' اور اسے اللہ کی راہ میں نچھاور کرتا جاؤں۔'' رسول اکرم ﷺ کے اس ارشاد گرامی سے یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ جو قوتیں اسلام کے راستہ میں رکاٹ بنتی ہیں اور غلبہ دین کی راہ میں مزاحم ہیں' ان کی سرکوبی دین کی اتنی بڑی خدمت ہے کہ اس کی خاطر جان کا نذرانہ پیش کر دینا سید الرسل کی بھی سب سے بڑی آرزو ہے۔

۲۔ نبی ﷺ نے امت کی مجبوریوں کو پیش نظر رکھ کر خواہش کے باوجود ہر غزوہ میں شرکت نہ کی۔ ورنہ یہ عمل اپنی فضیلت اور تقرب کے لحاظ سے اس درجے کا ہے کہ کسی خدا پرست انسان کے لیے اس کا موقع ہاتھ سے گنوانا' ناقابل برداشت ہے۔

۳۔ رسول اکرم ﷺ نے جنت کی ضمانت ان مجاہدین کو دی ہے جو صرف رضائے الٰہی کے حصول کے لیے جہاد کرتے ہیں۔

جامع اور غیر منقطع عبادت :

۲۔ عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قيل يارسول اللهﷺ ما يعدل الجهاد فی سبيل الله؟ قال لاتستطيعونه فاعادوا عليه مرتين اوثلاثا كل ذالك يقول لاتستطيعونه ثم قال: مثل المجاهد فی سبيل الله كمثل الصائم القائم القانت بآيات الله لا يفتر من صيام ولا صلوة حتی يرجع المجاهد. (بخاری ' مسلم ' ترمذی ' نسائی ' ابن ماجه : باب الجهاد)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سا ایسا عمل ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کے ہم پلہ ہے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا : اس عمل کی تمہارے اندر استطاعت نہیں ہے۔ دریافت کرنے والوں نے سوال کا اعادہ کیا' دوبار یا تین بار' ہر مرتبہ آپؐ یہی فرماتے رہے کہ اس عمل کی تمہارے اندر استطاعت نہیں ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا : مجاہد فی سبیل اللہ کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص برابر روزے رکھ رہا ہو' برابر نماز پڑھ رہا ہو' برابر آیات الٰہی کی تلاوت کر رہا ہو۔ اپنے روزوں اور اپنی نمازوں میں کوئی توقف نہ کر رہا ہو' یہاں تک کہ مجاہد گھر لوٹ آئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم :

۱۔ یہ کسی انسان کے بس کی بات نہیں ہے کہ وہ مسلسل ایک مہینہ یا دو مہینے کی مدت اس انداز سے گزارے کہ وہ بلا توقف روزے رکھے' مسلسل نماز پڑھتا رہے اور ہمیشہ قرآن کریم کی تلاوت جاری رکھے۔

۲۔ جہاد پر نکلنے والا شخص جب تک راہ جہاد میں ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسی شخص کے برابر اجر کا مستحق ہو گا جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مذکورہ بالا عبادات میں مسلسل مصروف رہنے والے کے لیے ہے۔

غبار راہ جہاد :

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ : لا يجتمع كافر و قاتله فی النار ابدا' ولا يجتمع فی جوف عبد غبار فی سبيل الله وفيح جهنم.

(مسلم' ابوداؤد' نسائی: الجهاد والسير)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :کافر اور اس کا قاتل دوزخ میں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔اسی طرح ایک بندے کے اندر راہ خدا کا غبار اور جہنم کے شرارے جمع نہیں ہو سکتے۔

مفہوم :

۱۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ شخص جو کفر و طاغوت کو سربلند کرنے کے لیے لڑا اور دوسرا وہ جو کفر و طاغوت کی بیخ کنی کے لیے لڑا' دونوں انجام کے لحاظ سے برابر ہوں۔ایک کے لیے ابدی عذاب ہے اور دوسرے کے لیے دائمی نعمتیں۔

۲۔ جو جسم راہ خدا میں غبار آلودہ ہوا اس تک دوزخ کی تپش نہیں پہنچ سکتی۔ الا یہ کہ مجاہد فی سبیل اللہ بعد میں خود اپنی اس عظیم فضیلت کو ارتکاب کبائر سے اکارت کر بیٹھے۔اس لیے ایک اور حدیث میں ارشاد ہے ثم سدد بعده (یعنی غازی اور مجاہد کا مرتبہ پانے کے بعد اس نے زندگی کو راہ راست پر استوار رکھا)۔

جہاد اور صحبت رسول ﷺ :

۸۔ عن سهل عن ابيه رضی الله عن رسولﷺ انه امر اصحابه بالغزو وان رجلا تخلف وقال لاهله اتخلف حتی اصلی مع رسول اللهﷺ الظهر ثم اسلم عليه واودعه فيد عولی بدعوة تكون شافعة يوم القيامة فلما صلی النبی ﷺ اقبل الرجل مسلما عليه فقال له رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ : اتدری بکم سبقك اصحابك؟ قال، نعم، سبقونی بغد وتهم فقال رسول اللہ ﷺ: والذی نفس محمد بیدہ لقد سبقوك بابعد ما بین المشرقین و المغربین. (مسند احمد: مرویات سهل)

حضرت سہل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو ایک غزوہ کے لیے نکلنے کا حکم دیا۔ مگر ایک صحابی اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ گئے۔ انہوں نے گھر والوں سے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھ کر اور آپ کو الوداعی سلام کر کے جاؤں گا۔ تاکہ آپؐ میرے حق میں دعائے خیر فرمادیں۔ تاکہ وہ قیامت کے روز میرے لیے باعث شفاعت بن جائے۔ چنانچہ جب نبی ﷺ ظہر کی نماز پڑھا چکے تو یہ صحابی آپ ﷺ کے پاس آئے اور سلام عرض کیا: رسول اللہ ﷺ نے دیکھ کر فرمایا: ''کیا جانتے ہو تمہارے ساتھی کتنا آگے نکل چکے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، ایک صبح وہ مجھ سے آگے ہیں۔ اس پر جناب رسالت مآب ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے وہ تجھ سے مشرق و مغرب کے مابین فاصلے سے بھی زیادہ دور نکل چکے ہیں۔

مفہوم :

۱۔ رسالت مآب ﷺ کی صحبت مبارک میں چند لمحے گزارنا، آپ ﷺ کی امامت میں نماز ادا کرنا اور آپ ﷺ کی خدمت عالیہ میں سلام شوق پیش کرنا، بلا شبہ سعادت کا لامتناہی خزانہ ہے۔

۲۔ مگر آپ ﷺ کے ارشاد کے مطابق جہاد کے لیے نکلنا ان سب کاموں پر اس قدر فائق ہے کہ دونوں کے اجر و فضل میں زمین و آسمان کے فرق سے بھی زیادہ فرق واقع ہو جاتا ہے۔

جنت تلواروں کے سایہ تلے ہے :

عن ابی بکر بن ابی موسی الاشعری قال: سمعت ابی رضی اللہ عنه وهو بحضرة العدو یقول: قال رسول اللہ ﷺ : ان ابواب الجنة تحت ظلال السیوف فقام رجل رَثُّ الهیئة فقال : یا ابا موسی أ انت سمعت رسول اللہ ﷺ یقول هذا؟ قال: نعم، فرجع الی اصحابه فقال اقرء علیکم السلام، ثم کسر جفن سیفه فالقاه، ثم مشی بسیفه الی العدو فضرب به حتی قتل.

(مسلم : الجهاد و السیر)

حضرت ابوبکر بن ابو موسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میرے والد (ابو موسیٰ اشعریؓ) نے دشمن سے مڈبھیڑ کے دوران رسول ﷺ کا یہ فرمان بیان کیا کہ ''جنت کے دروازے تلواروں کے سایہ تلے ہیں۔'' یہ سن کر ایک شخص، جو پراگندہ حال تھا، اٹھ کر کہنے لگا: ''اے ابو موسیٰ! کیا تو نے فی الواقع رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ ارشاد سنا ہے؟" ابو موسیٰ نے کہا: بے شک' اس کے بعد وہ شخص اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹا اور ان سے کہنے لگا: لو ساتھیو! السلام علیکم' یہ کہا اور اپنی تلوار کی نیام توڑ کر پھینک دی' اور دشمن کی صفوں میں گھس گیا۔ اور خوب ضرب و حرب کی داد دی۔ یہاں تک کہ خود بھی شہید ہو گیا۔

مفہوم:

۱۔ "جنت تلواروں کے سایہ تلے ہے۔" یہ ٹکڑا نبی ﷺ کی ایک طویل حدیث سے ماخوذ ہے۔ آپ ﷺ نے ایک غزوہ کے موقع پر' جو غزوۂ احزاب کے بعد پیش آیا تھا' فوجوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: دشمن سے مقابلہ کی خواہش نہیں کرنی چاہیے۔ لیکن اگر مقابلہ ہو جائے تو ثابت قدمی دکھانی چاہیے۔ اور جان لینا چاہیے کہ جنت تلواروں کے سایہ تلے ہے۔

۲۔ علامہ قرطبیؒ لکھتے ہیں: "یہ چھوٹا سے فقرہ بلاغت و ایجاز و معانی کا سمندر ہے۔ جہاں یہ جہاد کا جذبہ پیدا کرتا ہے وہاں جہاد کے اجر سے بھی آگاہ کرتا ہے۔ اس میں شمشیر زنی اور دشمن سے ٹکرانے کی ترغیب ہے۔ یعنی دشمن سے اس قدر قریب ہو جانا کہ تلوار تلوار سے مل جائے اور مجاہد کے لیے سایہ بن جائے۔"

۳۔ ابن جوزیؒ کہتے ہیں: "اس ارشاد کا خلاصہ یہ ہے کہ جنت جہاد سے ملے گی"۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین عمل:

۱۰۔ عن عبدالله ابن مسعود رضى الله عنه قال قلت يا رسول الله اي العمل احب الى الله تعالى؟ قال: الصلوة على وقتها قلت ثم اى؟قال: بر الوالدين قلت ثم اى؟ قال: الجهاد فى سبيل الله. **(بخاری ' مسلم: باب الجهاد)**

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ ارشاد فرمایا: "وقت پر نماز پڑھنا"۔ میں نے عرض کیا: اس کے بعد کونسا عمل؟ فرمایا: "والدین سے حسن سلوک"۔ عرض کیا: اس کے بعد کونسا عمل؟ زبان رسالت سے ارشاد ہوا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔"

مفہوم:

۱۔ انسانی معاشرہ کی اصلاح کا فطری طریقہ یہ ہے کہ پہلے فرد کی اصلاح و تزکیہ ہو' اس کے بعد گھریلو نظام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو استوار کیا جائے جسے معاشرہ کی اکائی کی حیثیت حاصل ہے۔ اور پھر انسانی معاشرے کو مجموعی طور پر فساد سے پاک کیا جائے۔

۲۔ اسلام کے طریق تزکیہ میں فرد کی اصلاح کا ذریعہ نماز ہے، جسے پابندی وقت کے ساتھ ادا کیا جانا چاہیے، اسی طرح گھریلو نظام کی صحت و سلامتی اور استواری والدین کی اطاعت پر مبنی ہے۔ اور فسادِ عالم کا قلع قمع جہاد کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جو فقہاء صحابہ میں شمار ہوتے ہیں اور زندگی بھر دعوت و اصلاح اور تعلیم و تزکیہ کی مسند پر متمکن رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اللہ کے محبوب ترین کام فطری ترتیب کے ساتھ بتا دیے۔

۱۱۔ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال: قلت یا رسول اللہ: ای العمل افضل؟ قال: الایمان باللہ والجہاد فی سبیلہ. **(بخاری و مسلم: کتاب الایمان)**

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول! کونسا عمل سب سے زیادہ افضل ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

مفہوم:

۱۔ ایمان باللہ میں تمام حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی شامل ہے۔ پچھلی حدیث میں نماز اور اطاعت والدین کے ضمن میں جس غرض کو بیان کرنا مقصود تھا اسی چیز کو اس حدیث میں ایمان باللہ کے اجمالی ذکر میں سمو دیا۔

۲۔ ایمان باللہ کے جو تقاضے ہیں ان میں سر فہرست نماز ہے اور پھر اطاعت والدین مگر اسلام کا جزو اعظم بلکہ ستون جہاد ہے۔ اس لیے ان کے بعد اسلام کا افضل ترین عمل جہاد کو قرار دیا۔

مومن کامل:

۱۲۔ عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ ﷺ قال: المؤمنون فی الدنیا علی ثلثة اجزاء الذین امنو باللّٰہ ورسولہ ثم لم یرتابو وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللّٰہ، والذین یأمنہ الناس علی اموالھم وانفسھم، ثم الذی اذا اشرف علی طمع ترکہ للہ عزوجل.

(احمد: مرویات ابو سعید خدریؓ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا میں اہل ایمان تین قسم کے ہیں۔ پہلی قسم ان لوگوں کی ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور کسی شک و ریب میں مبتلا نہ ہوئے اور انہوں نے اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ دوسری قسم میں وہ مومن شامل ہیں جن سے لوگوں کے مال اور جانیں امن میں ہیں۔ اور تیسری قسم کا وہ مومن ہے جب اسے طمع پورا کرنے کا موقع ملا تو اس نے اللہ کی خوشنودی کی خاطر اس سے ہاتھ اٹھالیا۔

مفہوم :

۱۔ ایمان کا مرتبہ کامل یہ ہے کہ اہل ایمان دنیا کے اندر سے فساد، ظلم اور ناانصافی کا خاتمہ کریں اور اس کی جگہ امن اور عدل و مساوات کی فرمانروائی قائم کریں۔ یہ مقصد صرف جہاد سے حاصل ہو سکتا ہے۔

۲۔ دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ خود مومن کا وجود بجائے خود سرچشمہ امن ہو۔

۳۔ تیسرا مرتبہ یہ ہے کہ اس کے اپنے افکار و جذبات کی دنیا اور عزم و ارادہ کے مآخذ فساد سے پاک ہوں۔ اور کسی بھی غلط بات کے لیے اس کے اندر پہنچنے کی گنجائش نہ ہو۔

۴۔ اس خوبی کو اس طرح واضح کیا گیا کہ اگر اسے اپنی حرص و آز کو بروئے کار لانے کا موقع مل رہا ہو تو اس کا عزم اس قدر مضبوط اور پاکیزہ ہو کہ وہ قدرت کے باوجود اس سے دستبردار ہو جائے۔

۱۳۔ عن ابی عبس عبدالرحمن بن جبیر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: ما اغبرت قدما عبد فی سبیل اللہ فتمسه النار. (بخاری: باب الجهاد)

حضرت ابو عبس عبدالرحمٰن بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس بندے کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو گئے اسے دوزخ کی آگ نہیں چھو سکتی۔

۱۴۔ عن ابی هریرة رضی اللہ عنه ان رجلا من اصحاب النبی ﷺ مر بشعب فیه عین عذبة قال فاعجبته یعنی طیب الشعب فقال لو اقمت ههنا و خلوت، ثم قال لا حتی اسأل النبی ﷺ فسأله فقال: مقام احدکم فی سبیل اللہ خیر من عبادة احدکم فی اهله ستین سنة، اما تحبون ان یغفر اللہ لکم وتدخلون الجنة؟ جَاهِدُوْا فی سبیل اللہ، من قاتل فی سبیل اللہ فواق ناقة وجبت له الجنة. (مسند احمد، ترمذی: باب الجهاد)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی ﷺ کے اصحاب میں سے ایک شخص کا گزر ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وادی میں واقع پانی کے میٹھے چشمہ سے ہوا۔ وادی کی خوشگوار فضا انہیں بڑی پسند آئی۔ کہنے لگے اچھا ہو اگر میں یہیں اتر جاؤں اور خلوت نشین ہو جاؤں۔ پھر خود ہی کہا۔ نہیں پہلے نبی ﷺ سے دریافت کر لوں۔ چنانچہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اجازت طلب کرنے لگے۔ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کا اللہ کی راہ میں اٹھ کھڑا ہونا اس کے اپنے اہل و عیال میں بیٹھ کر ستر سال عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ کیا تم کو پسند نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے اور تم جنت میں داخل ہو جاؤ؟ پس اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ جو شخص اونٹنی کا دودھ دوہنے کی مدت کے برابر بھی اللہ کی راہ میں لڑے گا اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔

اعلاءِ کلمۃ اللہ کے لیے جہاد:

۱۵۔ عن معاذ بن جبل رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ: الغزو غزوان فاما من ابتغى وجه الله و اطاع الامام وانفق الكريمة وياسر الشريك واجتنب الفساد فان نومه ونبهه اجر كله. واما من غزا فخراً ورياءً وسمعة وعصى الامام وافسد في الارض فانه لم يرجع بالكفاف.

(موطا امام مالك ابوداوٗد' نسائى' احمد: باب الجهاد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لڑائیاں دو قسم کی ہیں۔ جس نے اللہ کی رضا جوئی کے لیے لڑائی کی' اور اس میں امام کی اطاعت کی اور اپنا بہترین مال خرچ کیا' اور ساتھی کے لیے سہولت پیدا کی' اور فساد سے اجتناب کیا تو اس کا سونا' جاگنا سب اجر کا مستحق ہے۔ اور جس نے شیخی بگھارنے اور دنیا کے دکھاوے اور شہرت کے لیے جنگ کی' اور اس میں امام کی نافرمانی کی اور زمین میں فساد پھیلایا تو وہ کچھ ثواب لے کر نہ لوٹا۔ (بلکہ الٹا عذاب کا مستحق ہوا)۔

۱۶۔ عن ابی موسیٰ قال: سئل رسول اللهﷺ عن الرجل يقاتل شجاعة' ويقاتل حمية' ويقاتل رياء' اى ذالك فى سبيل الله؟ فقال من قاتل لتكون كلمة الله هى العليا فهو فى سبيل الله.

(ابوداوٗد: باب الجهاد)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص بہادری کے لیے لڑتا ہے' یا حمیتِ قومی کے لیے لڑتا ہے' یا دکھاوے کے لیے لڑتا ہے' ان میں سے کونسی جنگ اللہ کی راہ میں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جنگ تو صرف اس شخص کی ہے جو محض اللہ تعالیٰ کا بول بالا کرنے کے لیے لڑے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم :

۱۔ جہاد ہر لحاظ سے مکمل، خالص اور جامع ہونا چاہیے۔

۲۔ اہل ایمان کا جہاد اور قتال محض اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر ہوتا ہے اور یہ اخلاص کا تقاضا کرتا ہے۔

۳۔ جو طاقت بھی اللہ تعالیٰ کی بندگی میں مزاحم ہو مومن اسے شکست دینا اپنے ایمان کا حصہ تصور کرتا ہے، خواہ وہ خود اپنے نفس کی طاقت ہو یا کوئی خارجی طاقت۔ مسلمان مجاہد کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے دل سے شہرت و ناموری کی طلب، عزت و ترقی اور قومی عداوات کا انتقام، شجاعت و مردانگی کی نمائش کو نکال دے۔

۴۔ ان احادیث سے اسلامی اور غیر اسلامی جنگ کا فرق بھی واضح ہو جاتا ہے، اسلامی جنگ کا لب لباب یہ ہے کہ وہ اللہ کا بول بالا کرنے کے لیے ہوتی ہے اور اس کا محرک اللہ کے دین کی برتری ہوتا ہے اگر نیت مال غنیمت حاصل کرنے، اظہارِ شجاعت، ریاکاری، قومی و وطنی حمیت اور جوش انتقام ہو تو یہ غیر اسلامی جنگ ہے۔

۵۔ اگر حقیقی محرک یا مقصد تو اللہ کے دین کی برتری ہو اور دیگر محرکات ضمنی ہوں، مقصود و مطلوب نہ ہوں تو کوئی قباحت نہیں ہے۔

جہاد کی اولین شرط : اسلام :

۱۷۔ عن البراء رضی اللہ عنہ، قال: جاء رجل مقنع بالحدید فقال: یا رسول اللہ! اقاتل او اسلم، فقال اسلم ثم قاتل فاسلم ثم قاتل فقتل، فقال النبی ﷺ، عمل قلیلا و اجر کثیرا.

(بخاری و مسلم: باب الجہاد)

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں : ایک آہن پوش شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا : یا رسول اللہ ! میں لڑائی شروع کر دوں یا پہلے اسلام لاؤں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا : پہلے اسلام قبول کرو پھر لڑائی کرو۔ چنانچہ اس شخص نے پہلے اسلام قبول کیا، اور پھر لڑائی کے لیے میدان میں اتر گیا اور لڑتے لڑتے مارا گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا : اس شخص نے تھوڑا سا عمل کیا لیکن بہت بڑا اجر حاصل کر لیا۔

مفہوم :

۱۔ جہاد کو اسلامی بنانے والی اور اسے بارگاہ الٰہی میں معتبر ٹھہرانے والی اولین شرط، اسلام ہے۔

۲۔ اسلام کا اقرار کیے بغیر جو قتال بھی کیا جائے گا وہ دنیا کے اندر تو داد پا سکتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ کے ہاں اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا کوئی اجر نہیں۔

۳۔ اسی لیے نبی ﷺ نے جنگ میں حصہ لینے والے نووارد کو پہلے اسلام لانے کی تلقین فرمائی' اور جب وہ اسلام کا اقرار کرنے کے بعد داد شجاعت دیتا ہوا شہید ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا عمل قلیل ہے مگر اس نے اجر کثیر پا لیا۔ یعنی اسلام لانے کے بعد اس کو عمل کا کوئی موقع نہیں ملا۔ ادھر اسلام لایا اور ادھر شہادت پالی۔ مگر چونکہ اس کی شہادت خالص مسلمان کی شہادت تھی اور فی سبیل اللہ تھی اس لیے اسے وہ درجہ حاصل ہو گیا جو شہداء کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقرر ہے۔

منافق کا جہاد غیر مقبول ہے :

۱۸۔ عن عتبه ابن عبد السلمي عن النبي ﷺ : السيف لا يمحوا النفاق.

(مسند احمد: مرويات عتبه بن عبد)

عتبہؓ بن عبد سلمی بیان کرتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تلوار نفاق کو دور نہیں کر سکتی۔

مفہوم :

۱۔ متعدد احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ شہید کے تمام گناہ خواہ وہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ' معاف فرما دیتا ہے۔ "**السيف محاء الخطايا**" تلوار گناہوں کو مٹا دینے والی ہے۔ مگر جس روگ کا ازالہ تلوار کے بس میں بھی نہیں ہے وہ نفاق ہے۔

۲۔ دوسرے گناہ تو شہید کا پہلا قطرہ خون زمین پر گرتے ہی دھل گئے مگر نفاق کا مرض ایسا غلیظ نکلا کہ گردن کٹ جانے کے باوجود یہ محو نہ ہو سکا۔ اس کا علاج صرف توبہ اور سچی توبہ میں ہے۔ مجاہدوں کو اپنا یہ روگ اپنی زندگی میں خالص توبہ اور سچے ایمان سے دھو لینا چاہیے۔ اسی صورت میں ان کا جہاد قبول ہو سکے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عظیم اکرام و انعام کے مستحق ہو سکیں گے۔

دنیوی فائدوں سے اجتناب :

۱۹۔ عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه ان رسول الله ﷺ ' قال: من غزا في سبيل الله وهو لا ينوي في غزاته الا عقالا فله مانوى. **(مسند احمد: مرويات عبادة بن صامت)**

عبادہؓ بن صامت بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور صرف ایک اونٹ باندھنے کی رسی کی بھی نیت کر لی تو بس اس کو وہ رسی ہی ملے گی' ثواب کچھ نہ ملے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم :

اسلام کابنیادی ستون : "انما الا عمال بالنیات۔" عمل کا فیصلہ نیتوں کے مطابق ہوتا ہے۔ اگر مجاہد کی نیت یہ ہو کہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہے تو اس کی ایک صبح یا ایک شام بھی دنیاومافیہا سے بہتر ہے۔

۲۔ اگر وہ اس جہاد میں انتہائی معمولی دنیوی فائدہ کے حصول کی نیت کر لیتا ہے تو پھر اسے وہ دنیوی فائدہ ہی ملے گا اور کچھ نہ ملے گا۔

والدین کی اجازت :

۲۰۔ عن ابی سعید ان رجلا ھاجر الی النبیﷺ من الیمن' فقال: ھل لك احد بالیمن؟ فقال: ابوای. فقال: اذنا لك؟ فقال: لا' قال ارجع الیھما فاستاذنھما فان اذنا لك فجاھد و الا فبرھما۔(ابو داؤد: باب الجھاد)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص یمن سے ہجرت کر کے (بہ نیت جہاد) نبی ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: کیا یمن میں تمہارا کوئی رشتہ دار ہے؟ اس نے عرض کیا: والدین ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا انہوں نے تمہیں یہاں آنے کی اجازت دی ہے؟ اس شخص نے جب نفی میں جواب دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کے پاس لوٹ جاؤ اور ان سے اجازت طلب کرو' اگر وہ اجازت دے دیں تو جہاد میں حصہ لو' ورنہ ان کی خدمت کرتے رہو۔

۲۱۔ وعن معاویه ابن جَاھِمَةِ السُّلَمِیّ أنّ جَاھِمَةَ اتی النبیﷺ فقال: یا رسول الله اردت الغزو وجئتك استشیرك' فقال : ھل لك من ام؟ قال: نعم فقال الزمھافان الجنة عند رجلیھا.

(احمد و نسائی: باب الجھاد)

معاویہ بن جاہمہ سُلَمی بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد جاہمہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ میں لڑائی میں حصہ لینا چاہتا ہوں' اور آپ کی خدمت میں اس بارے میں مشورہ کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تمہاری ماں زندہ ہے؟ جاہمہ نے اثبات میں جواب دیا' تو اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ماں کے پاس رہو' جنت اس کے قدموں کے نیچے ہے۔

مفہوم :

ا۔ ان دونوں احادیث سے اور اس مضمون کی متعدد دوسری احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس شخص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے والدین میں سے کوئی یا دونوں زندہ ہوں اور وہ خدمت کے مستحق ہوں تو اس کے لیے لازم ہے کہ وہ ان کی خدمت کرے۔ اور ان کی اجازت کے بغیر جہاد کے لیے نہ نکلے۔ یہ جمہور علماء کا مسلک ہے۔

۲۔ حضرت ابو سعیدؓ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یمن سے آنے والے ایک شخص کو اسی لیے واپس لوٹا دیا کہ وہ والدین کی اجازت کے بغیر جہاد میں شرکت کے لیے آگیا تھا۔ جاہمہؓ کو بھی رسول اللہ ﷺ نے والدہ کی خدمت میں رہنے کی تلقین فرمائی۔ ایسے شخص کے لیے جہاد میں شرکت کی صرف یہ صورت ہے کہ اس کے والدین اس کی خدمت سے مستغنی ہوں اور وہ برضا و رغبت اسے شرکت جہاد کی اجازت دے دیں۔

۳۔ یہ واضح رہے کہ والدین سے اجازت کا حکم صرف اس جہاد کے لیے ہے جو فرض کفایہ ہو۔ لیکن اگر جہاد فرض عین ہو جائے تو پھر والدین سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور وہ اگر منع بھی کر رہے ہوں تو بھی ان کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔ اس لیے کہ جہاد فرض عین ہے جس کا ترک معصیت ہے۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے **لاطاعة لمخلوق فی معصية الخالق** (خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں ہے)۔

کرائے کے جہاد کی حقیقت :

۲۲۔ عن يُعْلَى بن اُمَية رضی الله عنه قال كان النبیﷺ يبعثنی فی سرايا' فبعثنی ذات يوم فی سرية وكان رجل يركب ثقلی فقلت له: اَرْحَلْ فان النبیﷺ قد بعثنی فی سرية ' فقال، ما انا بخارج معك' قلت وَلِمَ؟ قال: حتی تجعل لی ثلاثة دنانير' فلما رجعت من غزاتی ذكرت ذالك للنبیﷺ فقال له ليس له من غزاته هذه ومن دنياه ومن آخرته الا ثلاثة دنانير.

(ابو داوٗد. مسند احمد: باب الجهاد)

یُعلی بن اُمیہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مجھے فوجی مہموں میں بھیجا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ایک فوجی مہم میں مجھے بھیجا۔ ایک شخص سامان لادنے میں میری مدد کیا کرتا تھا۔ میں نے اس سے کہا: مجھے نبی ﷺ نے ایک فوجی مہم میں بھیجا ہے تم بھی چلو۔ وہ کہنے لگا: میں تمہارے ساتھ نہیں نکل سکتا۔ میں نے وجہ دریافت کی تو اس نے کہا: ''اگر مجھے تین دینار اجرت دی جائے تو میں ساتھ جا سکتا ہوں۔'' میں جب لڑائی سے واپس آیا تو میں نے اس شخص کا ذکر نبی ﷺ سے کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو اپنی اس لڑائی سے صرف تین دینار ہی حاصل ہوئے۔ نہ دنیا میں اس کو مال غنیمت میں سے کچھ ملے گا اور نہ آخرت میں اسے کوئی اجر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل ہوگا۔

۲۳۔ **عن ابی ایوب رضی اللہ عن انہ سمع النبیﷺ یقول: ستفتح علیکم الامصار و ستکونون جنودا مجندۃ یقطع علیکم بعوث فیکرہ الرجل منکم البعث فیھا فیتخلص من قومہ' ثم یتصفح القبائل یعرض نفسہ علیھم یقول: من اکفیہ بعث کذا' من اکفیہ بعث کذا' الا وذالک الاجیر الی اخر قطرۃ من دمہ. (احمد' ابوداؤد: باب الجہاد)**

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا: کئی شہروں پر تمہیں فتوحات حاصل ہوں گی' اور تمہاری باقاعدہ اور مستقل فوجیں ہوں گی' تمہاری مختلف آبادیوں کے ذمہ الگ الگ فوجی بھرتی عائد کی جائے گی۔ چنانچہ ایک آدمی اپنی قوم کی جانب سے خدمات پیش کرنے کو ناگوار سمجھے گا اور اپنی قوم سے جان چھڑا کر دوسرے قبائل کی چھان بین کرنے لگے گا۔ اور اپنے آپ کو انہیں پیش کر کے کہے گا فلاں فلاں فوج میں' میں جانے کے لیے تیار ہوں' کون ہے جو مجھے معاوضہ دے؟ پس ایسا شخص محض مزدور ہے۔ اگر وہ اپنے خون کا آخری قطرہ بھی بہادے تب بھی اس کے پلے مزدوری کے سوا کچھ نہ ہوگا۔

مفہوم:

۱۔ اوپر کی دونوں حدیثوں میں کرائے کے جہاد کی مذمت کی گئی ہے۔ اس مضمون کی کئی اور بھی احادیث مختلف سندوں سے مروی ہیں۔ ان احادیث کو سمجھنے کے لیے چند باتوں کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے:

رسول اللہ ﷺ کے عہد میں اور بعد کے ادوار میں طویل مدت تک جو اسلامی جنگیں لڑی گئی ہیں ان میں جو مجاہدین شریک ہوتے رہے ہیں' وہ حکومت کے تنخواہ دار سپاہی نہ ہوتے تھے بلکہ ملک کے عام شہری ہوتے تھے۔ ہر شخص اپنا اپنا اسلحہ اور ہتھیار خود ہی لاتا تھا۔ اپنے بل پر جنگی تربیت حاصل کرتا تھا اور جب جہاد کے لیے نکلنے کا اعلان ہوتا تو اسلامی افواج میں شریک ہو جاتا۔

۲۔ بعد میں جب اسلامی قلمرو کی سرحدیں پھیل گئیں تو ان کی حفاظت کے لیے اور فتوحات کا سلسلہ جاری رکھنے کے لیے مستقل فوجیں' اور اسلحہ کے میگزین اور اسلحہ ساز کارخانے درکار تھے۔ چنانچہ باضابطہ فوجی نظام کی تشکیل کی گئی۔ فوجی تربیت اور فوجی استعداد کا مستقل دیوان (ادارہ) وجود میں آ گیا۔ تمام مصارف سرکاری خزانے سے ادا ہونے لگے اور افواج کے لیے باقاعدہ معاوضے جاری ہوئے۔ تمام فقہاء نے ایسے باتنخواہ مجاہدوں کو مجاہد ہی شمار کیا ہے۔ بلکہ اس لحاظ سے ان کو مزید امتیاز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نوازا ہے کہ انہوں نے مستقل طور پر اپنی زندگی اسلامی مملکت کے تحفظ' دفاع اور اشاعت اسلام کی خاطر وقف کر دی ہے۔

۳۔ سرکاری خرچ پر جہاد میں شرکت کرنے والا اسی ثواب کا مستحق ہے جس کا مستحق رضاکارانہ طور پر جہاد میں حصہ لینے والا ہے۔ یہ انسان کی نیت فیصلہ کرتی ہے کہ اس کا جہاد اور شہادت اللہ کے ہاں مقبول ہے یا نہیں۔

۴۔ مذکورہ احادیث میں جس ذہنیت کی مذمت کی گئی ہے وہ زر پرستی کی ذہنیت ہے' جیسا کہ اس حدیث میں ہے کہ ایک شخص کو جہاد کی دعوت دی گئی مگر اس نے اپنا معاوضہ پہلے طے کر لیا۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جہاد میں شرکت کے لیے کوئی کشش اسے اس کے سوا محسوس نہ ہوئی کہ اسے کچھ رقم مل جائے۔

اپنے خرچ پر جہاد کروانا :

۲۴۔ عن عبداللہ بن عمرو ان رسول اللہﷺ قال: للغازی اجرہ وللجاعل اجرہ واجر الغازی. **(ابو داؤد: باب الجہاد)**

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاد کے لیے نکلنے والے کو اپنے جہاد کا اجر ملے گا۔ اور جو شخص کسی کو اجرت دے کر جہاد پر بھیجتا ہے تو اسے اجرت دینے کا اجر بھی ملے گا اور جہاد کرنے والے کے جہاد کا اجر بھی ملے گا۔

مفہوم :

۱۔ جو شخص دوسرے کو اجرت دے کر جہاد پر بھیجتا ہے اسے اس مالی قربانی کا بھی اجر ملتا ہے اور اس جہاد کا اجر بھی ملتا ہے جسے اجرت لینے والا انجام دیتا ہے۔

۲۔ رہا مزدور تو اس کا اجر اپنی نیت پر مبنی ہے۔ اگر وہ محض اجرت کی خاطر لڑ رہا ہے تو اسے اجرت کے ٹکوں کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔

ہر نیک وبد امیر کے تحت جہاد کرو :

۲۵۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال' قال رسول اللہﷺ : الجہاد واجب علیکم مع کل امیر برا کان او فاجرًا . **(ابو داوٗد: باب الجہاد)**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر جہاد فرض ہے ہر امیر کے ماتحت خواہ وہ نیک ہو یا برا۔

جہاد قیامت تک جاری ہے:

۲۶۔ عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ ثلاث من اصل الایمان: الکف عمن قال لا الہ الا اللہ لاتُکَفِرّوہ بذنب ولا نُخرجہ من الاسلام بعمل' والجہاد ماض مذ بعثنی اللہ الی ان یقاتل اخر امتی الدجال لا یبطلہ جور جائر ولا عدل عادل والایمان بالاقدار۔

(ابو داوٗد' احمد بروایت عبداللہ: باب الجہاد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایمان کی جڑ ہیں: پہلی چیز اس آدمی سے ہاتھ اٹھا لینا ہے جو لا الہ الا اللہ کا اقرار کرے۔ اور کسی گناہ کی وجہ سے اس کی تکفیر نہ کی جائے اور کسی عمل پر اسے دائرہ اسلام سے خارج نہ کیا جائے۔ دوسری چیز جہاد ہے۔ یہ جاری ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اور جاری رہے گا۔ حتیٰ کہ میری امت کا آخری شخص دجال سے لڑے گا۔ اس جہاد کو کسی ظالم کا ظلم اور کسی عادل کا عدل منسوخ نہیں کر سکتا۔ تیسری چیز تقدیروں پر ایمان لانا ہے۔

۲۸۔ عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ قال' قال رسول اللہ ﷺ لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین علی من ناواهم حتی یقاتل اخرهم المسیح الدجال۔

(ابو داوٗد: باب الجہاد)

حضرت عمرانؓ بن حصین بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کا ایک گروہ برابر حق پر لڑتا رہے گا اور حق کے دشمنوں پر غلبہ پائے گا' حتیٰ کہ میری امت کا آخری شخص مسیح دجال سے لڑے گا۔

۲۸۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال یوم الفتح: لا ھجرۃ بعد الفتح' ولکن جہاد ونیۃ' واذا استنفرتم فانفروا۔ (بخاری و مسلم: باب الجہاد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے روز فرمایا: اب فتح مکہ کے بعد (ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ ان میں) مسلمانوں کو ہجرت (کر کے مدینہ آنے) کی ضرورت نہیں رہی۔ لیکن جہاد اور جہاد کی نیت برقرار ہے۔ اور جب تمہیں جہاد کے لیے نکلنے کا حکم دیا جائے تو نکل پڑو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد میں ہر ممکن حصہ لو :

۲۹۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عن النبی ﷺ قال: من مات ولم یغز ولم یحدث نفسہ بغزو مات علی شعبۃ نفاق۔ (مسلم ' ابوداوٗد' مسند احمد: باب الجھاد)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حالت میں مرا کہ اس نے نہ جہاد کیا اور نہ جہاد کا ارادہ دل میں رکھا' وہ نفاق کی ایک حالت میں مرا۔

۳۰۔ عن ابی امامۃ رضی اللہ عن النبی ﷺ قال: من لم یغز ولم یجھز غازیا اویخلف غازیا فی اھلہ بخیر اصابہ اللہ بقارعۃ قبل یوم القیامۃ۔ (ابوداوٗد: باب الجھاد)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے نہ جہاد کیا' نہ مجاہد کو سامان مہیا کیا اور نہ مجاہد کے اہل وعیال کی نیک نیتی سے دیکھ بھال کی وہ قیامت کے روز شدید آفت سے دوچار ہوگا۔

فرض عین اور فرض کفایہ کا فرق :

۱۔ تمام محدثین اور ائمہ فقہ نے جہاد کی فرضیت کی دو قسمیں بیان کی ہیں۔ ایک فرض عین اور دوسری فرض کفایہ۔ اگر دشمن دارالاسلام کے کسی علاقہ پر' خواہ وہ آباد ہو یا غیر آباد' صحرا ہو یا پہاڑ' حملہ کردے تو اس علاقہ کے مسلمانوں پر دشمن کے خلاف جہاد کرنا فرض عین ہو جاتا ہے۔ اگر وہ دشمن کے دفاع کے استطاعت نہ رکھتے ہوں تو متصل علاقوں کے مسلمانوں پر اس کی مدافعت فرض عین ہے۔ اور اگر وہ بھی ناکافی ثابت ہو رہے ہوں تو مشرق و مغرب کے تمام مسلمانوں پر دارالاسلام کے اس حصہ کا دفاع لازم ہے اور دشمن کے تسلط سے اس کو بچانا فرض عین ہے۔ اور دشمن اگر اس کے کسی حصہ پر قابض ہو جائے تو اس کو آزاد کرانا بھی مسلمانوں پر لازم ہے۔

۲۔ جو شخص بلا عذر شرعی اس فرض کو ادا کرنے سے جی چرائے گا' وہ سخت گنہگار ہوگا۔ اور اس کے تمام اچھے اعمال غارت ہو جائیں گے۔ نبی ﷺ کے زمانے میں جن لوگوں نے جہاد کی نفیر عام کے بعد شرکت میں پس و پیش کیا یا عدم شرکت کے مرتکب ہوئے وہ منافقین کہلائے۔ اللہ تعالیٰ کی سخت وعید کے مستحق ہوئے' اور رحمت عالم ﷺ کی دعائے مغفرت سے محروم ہوئے۔

۳۔ فرض کفایہ کی شکل یہ ہے کہ اگر کوئی گروہ دشمن کی مؤثر مدافعت کر رہا ہو یا مظلوم کی دادرسی اور فتنہ کی سرکوبی کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو رہا ہو تو دوسروں سے یہ فرض ساقط ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر اس ذمہ داری کو سب نے ترک کر رکھا ہو تو سب تارک فرض ہوں گے اور گنہگار ہوں گے۔ فرض کفایہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو قائم کرنا بہت بڑی سعادت و فضیلت کا موجب ہے۔

جہاد ترک کرنے کا انجام :

۳۱۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول اذا ضن الناس بالدینار والدرھم و تبایعوا بالعینة و اتبعوا اذناب البقر و ترکوا الجھاد فی سبیل اللہ انزل اللہ بھم بلاءً ا فلم یرفعه عنھم حتی یراجعوا دینھم (مسند احمد، ابو داؤد: باب الجھاد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ : جب لوگ درہم و دینار کے حریص ہو جائیں اور جنس بازار میں آنے سے پہلے ہی اس پر خرید و فروخت کرنے لگیں، اور بیلوں کی دمیں پکڑ لیں (کھیتی باڑی میں منہمک ہو جائیں) اور جہاد کو چھوڑ دیں تو اللہ تعالیٰ ان پر سخت آزمائش مسلط کرے گا۔ اور وہ اس سے اس وقت تک نہ نکل سکیں گے جب تک اپنے دین کی طرف لوٹ کر نہ آ جائیں۔ (اور جہاد کو قائم نہ کرنے لگیں)۔

اسلام اور جہاد کی بیعت :

۳۲۔ عن مجا شع رضی اللہ عنه قال اتیت النبی ﷺ انا و اخی فقلت بایعنا علی الھجرة فقال: مضت الھجرة لاھلھا قلت علام تبا یعنا؟قال : علی الاسلام و الجھاد.

(بخاری و مسلم: باب الجھاد)

حضرت مجاشع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں : میں اور میرا بھائی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا : ہم سے ہجرت کی بیعت لے لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا : ہجرت کا سلسلہ مہاجرین مکہ کے بعد ختم ہو گیا۔ میں نے عرض کیا : پھر کس چیز پر آپ ہم سے بیعت لیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا : اب بیعت اسلام پر قائم رہنے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کی لی جائے گی۔

مفہوم :

۱۔ شروع شروع میں مسلمانوں پر ایک دور ایسا گزرا تھا کہ وہ طرح طرح سے ستائے جا رہے تھے۔ اور جب نبی ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تو ان مسلمانوں کو حکم ہوا کہ وہ مدینہ ہجرت کر جائیں۔ چنانچہ جہاں جہاں مسلمان تھے وہ ہر تدبیر سے مدینہ کے دارالہجرت میں پہنچنا شروع ہو گئے۔ اور صرف وہی پیچھے رہے جن میں اخلاص کی کمی تھی یا جو دشمنان اسلام کے نرغے میں اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح گھرے ہوئے تھے کہ ان کو نکلنے کی کوئی راہ نہ ملتی تھی۔

۲۔ جب مکہ فتح ہوا تو اسلام کو اتنی طاقت نصیب ہو گئی کہ مسلمانوں کا یہ آزمائشی دور ختم ہو گیا اور اب ہجرت کی ضرورت باقی نہ رہی تھی۔

جنگ سے فرار اختیار نہ کرنے کی بیعت :

۳۳۔ عن جابر رضی الله عنه قال لم نبایع النبیﷺ علی الموت انما بایعناه علی ان لا نفر.

(بخاری و مسلم و ترمذی:باب الجهاد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں : ہم نبی ﷺ کے ہاتھ پر جان دے دینے کی بیعت نہیں کرتے تھے بلکہ اس امر کی بیعت کرتے تھے کہ ہم میدان جنگ سے فرار اختیار نہیں کریں گے۔

جان لڑا دینے کی بیعت :

۳۴۔ عن سلمة بن الاکوع رضی الله عنه انه سئل علی ای شیئ بایعتم النبیﷺ یوم الحدیبیة؟ قال: علی الموت. (بخاری و مسلم و ترمذی: باب الجهاد)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ حدیبیہ کے موقع پر آپ لوگوں نے کس چیز پر نبی ﷺ سے بیعت کی تھی ؟ انہوں نے جواب دیا : ہماری بیعت یہ تھی کہ ہم جان لڑا دیں گے۔

جہاد کے تین محاذ :

۳۵۔ عن انس قال ' قال رسول الله ﷺ : جاهدوا المشرکین باموالکم وایدیکم والسنتکم. (احمد' ابو داؤد' نسائی: باب الجهاد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : مشرکین سے جہاد کرو' اپنے مالوں سے' اپنے ہاتھوں سے اور اپنی زبانوں سے۔

مفہوم :

۱۔ اس حدیث میں جہاد کی تین قسموں پر زور دیا گیا ہے۔ مالی جہاد' جسمانی یا جانی جہاد اور لسانی جہاد۔ پہلی دونوں قسموں کی تاکید و فضیلت گزشتہ ابواب میں گزر چکی ہے۔

۲۔ لسانی جہاد یہ ہے کہ زبان سے دشمن کو مرعوب کیا جائے' اسے مار ڈالنے' گرفتار کر لینے' اور تاخت و تاراج کر دینے کی دھمکیاں دی جائیں۔ دشمن کی شکست اور اہل ایمان کی فتح کی دعائیں مانگی جائیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کو اچھے اور دلنشین انداز سے جہاد کے لیے ابھارا جائے۔ دلائل سے کفر کا باطل ہونا ثابت کیا جائے۔

غازی کے اہل وعیال کی نگرانی :

۳۶۔ عن زید بن خالد رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہﷺ من جھز غازیا فی سبیل الله فقد غزا ' ومن خلف غازیا فی اھلہ بخیر فقد غزا.

(بخاری ' مسلم' ابوداوُد' ترمذی' نسائی: باب الجھاد)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں لڑنے والے غازی کو ساز و سامان مہیا کیا وہ بھی غازی ہے۔ اور جو غازی کے پیچھے اس کے اہل و عیال کے لیے اچھا جانشین بنا وہ بھی غازی ہے۔

مفہوم :

۱۔ اگر غازی نے اپنا سامان خود مہیا نہیں کیا تو بھی اسے جہاد کا اجر ملے گا۔ لیکن اگر وہ اپنا سامان بھی خود تیار کرتا ہے تو وہ دہرے اجر کا مستحق ہو گا۔

۲۔ پہلے غازی کے اہل و عیال کا نگران اسی کے برابر اجر پائے گا اور دوسرے غازی کے اہل و عیال کے نگران کو نصف اجر ملے گا۔

باربار شہید ہونے کی تمنا :

۳۷۔ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہﷺ : یوتی بالرجل من اھل الجنة یوم القیامة' فیقول اللہ عزوجل: یا ابن ادم کیف وجدت منزلک فیقول یا رب خیر منزل ' فیقول سل وتمنہ' فیقول ما اسأل واتمنی الا ان تردنی الی الدنیا فاقتل فی سبیلک عشر مرات لما یری من فضل الشھادة. **(نسائی' احمد:باب الجھاد)**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: رسول اللہ تعالیٰ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز ایک جنتی کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا جس سے اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا: اے فرزند آدم! تو نے اپنا ٹھکانہ کیسا پایا؟ وہ جواب دے گا: پروردگار! مجھے خوب ٹھکانہ ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیری کوئی اور طلب اور آرزو ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے پروردگار! میری کوئی طلب اور آرزو اس کے سوا نہیں کہ تو مجھے دس مرتبہ دنیا میں بھیجے اور میں ہر مرتبہ تیرے راستے میں جان نچھاور کرتا رہوں۔ اس کی یہ آرزو شہادت کا مرتبہ عظیم دیکھ کر ہو گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلہ شہید :

۳۸۔ عن مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرَبَ قال' قال رسول اللهﷺ للشهید عند الله ست خصال : یغفر له فی اول رفعة من دمه'ویری مقعده من الجنه' ویجار من عذاب القبر' ویأ من من الفزع الاکبر' ویوضع علی رأسه تاج الوقار الیاقوتة منها خیر من الدنیا و ما فیها' ویزوج اثنتین وسبعین زوجة من الحور العین' ویشفع فی سبعین من اقربا ئه. (ترمذی' ابن ماجه' احمد:باب الجهاد)

حضرتِ مقدام بن معدیکرب بیان کرتے ہیں : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : اللہ کے پاس شہید کے لیے سات انعامات ہیں : خون کی پہلی دھار چھوٹنے پر ہی اس کی مغفرت فرما دی جائے گی' جنت جانے سے قبل ہی جنت میں اس کا ٹھکانہ اسے دکھا دیا جائے گا اور قبر کے عذاب سے محفوظ رکھا جائے گا' انتہائی گھبراہٹ کے وقت سے (جو روز محشر کو پیش آئے گی) امن میں رہے گا' اس کے سر پر وقار (عزت و تکریم) کا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک یاقوت بھی دنیا و مافیہا سے بہتر ہو گا' بہتر (۷۲) کشادہ چشم عورتیں اس کی زوجیت میں دی جائیں گی اور وہ اپنے ستر رشتہ داروں کے بارے میں سفارش کر سکے گا' اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کی فضیلت :

۳۹۔ عن سهل رضی الله عنه عن النبیﷺ قال: رباط یوم فی سبیل الله خیر من الدنیا وما علیها. (ترمذی: کتاب الجهاد)

حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی ﷺ نے فرمایا : اللہ کی راہ میں ایک دن پہرہ دینا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

میدان جنگ سے فرار گناہ کبیرہ ہے :

۴۰۔ عن ابی ایوب رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال: من جاء یعبد الله لا یشرك به شیئا ویقیم الصلٰوة ویؤتی الزکوة و یصوم رمضان ویجتنب الکبائر فان له الجنة' وسألوه ما الکبائر؟ قال: الاشراك بالله وقتل النفس المسلمة وفرار یوم الزحف.

(مسند احمد:مرویات ابوایوب)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : جو شخص قیامت کو اس حال میں حاضر ہو گا کہ وہ اللہ کی عبادت کرتا تھا' اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا' نماز قائم کرتا تھا' زکوۃ ادا کرتا تھا' رمضان کے روزے رکھتا تھا اور کبائر سے اجتناب کرتا تھا' تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ صحابہ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دریافت کیا کبائر کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا' کسی مسلمان کو قتل کرنا' اور جنگ کے دن راہ فرار اختیار کرنا۔

دشمن کی جاسوسی کرنا:

۴۱۔ **عن جابر بن عبداللّٰہ رضی اللہ عنہما قال: اشتد الامر یوم الخندق' فقال رسول اللہﷺ : الا رجل یاتینا بخبر بنی قریظة؟ فانطلق الزبیر فجاء بخبرھم ثم اشتد الامر ایضاً فذکر ثلاث مرات فقال رسول اللہﷺ : ان لکل نبی حواریاً وان الزبیر حواری۔**

(مسند احمد: مرویات جابر بن عبداللہ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غزوہ خندق میں جب گھمسان کی جنگ شروع ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنو قریظہ کی خبر ہمیں کون لا کر دے سکتا ہے؟ چنانچہ حضرت زبیرؓ نکلے اور ان کے پورے حالات معلوم کر کے آئے' دوبارہ پھر معرکہ کارزار گرم ہو گیا۔ اس طرح تین مرتبہ معرکہ کارزار گرم ہوا اور حضور ﷺ بنو قریظہ کی خبر منگواتے رہے اور ہر مرتبہ حضرت زبیرؓ خبر لا کر دیتے رہے۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا ایک حواری (ساتھی) ہوتا تھا' میرے حواری زبیرؓ ہیں۔

دشمن کے مخبر کو قتل کرنا:

۴۲۔ **عن اَیَاسَ بْنِ سَلَمَةَ الْاَکْوَعِ عن ابیه رضی اللہ عنه قال: نزل رسول اللہﷺ منزلا فجاء عین المشرکین' و رسول اللہﷺ واصحابه یتصبحون فدعوہ الی طعامھم فلما فرغ الرجل رکب علی راحلته و ذھب مسرعا لینذر اصحابه قال: فادرکته فَاَنَخْتُ راحلته وضربت عنقه فَغَنَّمَنِیْ رسول اللہﷺ سلبه وفی روایة البخاری فقال النبیﷺ : اطلبوہ واقتلوہ۔**

(بخاری' ابوداؤد' :باب الجھاد)

حضرت ایاس بن سلمہ اکوعؓ اپنے والد حضرت (سلمہؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ (غزوہ حنین کے موقع پر) رسول اللہ ﷺ نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا۔ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھی دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے کہ مشرکین کا ایک جاسوس آیا۔ لوگوں نے اسے کھانے کی دعوت دی۔ چنانچہ وہ شخص جب کھانے سے فارغ ہو گیا تو اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر جلدی سے بھاگ چلا تاکہ اپنی فوج کو جا کر خبردار کر دے۔ سلمہؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو پیچھے سے جا لیا' اس کی اونٹنی کو نیچے بٹھایا اور تلوار سے اس کی گردن اڑا دی۔ چنانچہ اس کے پاس جو کچھ سامان تھا وہ سارا حضور ﷺ نے مجھے غنیمت میں دے دیا۔ (بخاری کی ایک روایت میں یہ بھی ذکر ہے کہ) جب وہ بھاگنے لگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا تو نبی ﷺ نے فرمایا: اسے تلاش کر و اور قتل کر ڈالو۔

جنگ ایک چال ہے:

۴۳۔ **عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال: الحرب خدعة.**

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی: باب الجهاد)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: لڑائی ایک چال ہے۔

خدعہ کی ایک مثال:

۱۔ خدعہ کا صحیح ترجمہ ہے "چال" نبی ﷺ نے اکثر و بیشتر غزوات میں "چال" سے کام لیا ہے۔ اور مختلف صحابہ کو بھی اس کام پر مامور کیا اس سلسلہ میں جنگ احزاب کے موقع پر آپ ﷺ کی طرف سے جو تدبیر اختیار کی گئی وہ تاریخ حرب کی نہایت قابل ذکر مثال ہے۔

۲۔ اسلام نے جنگ کے اندر جس خدعہ کو جائز قرار دیا ہے اس سے مراد وہ خدعہ ہے جس میں عہد شکنی، اصول کی خلاف ورزی اور صریح کذب نہ ہو۔ مثلاً جائز اور مشروع خدعہ یہ ہے کہ امیر لشکر دشمن کو اس وہم میں مبتلا کر دے کہ اسلامی افواج کے پاس غیر معمولی عددی طاقت اور اسلحہ کی فراوانی ہے۔ اس معاملے میں اسلام کی احتیاطیں ان تمام احتیاطوں سے فائق تر ہیں جو موجودہ قوانین جنگ کے اندر درج ہیں۔

۴۴۔ **عن عَمرو بن عَبَسَةَ قال سمعت رسول الله ﷺ: من كان بينه وبين قوم عهد فلا يَحِلَنَّ عقده حتى ينقض امرها اوينبذ اليهم على سوآء.** **(ابوداوٗد، ترمذی: کتاب الجهاد)**

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ: جس کا کسی قوم سے معاہدہ ہو وہ اس وقت تک معاہدہ پر کاربند رہے جب تک اس کی مدت نہ پوری ہو جائے، یا وہ برابر کا لحاظ کر کے اس قوم کی طرف پھینک دے۔

غیر مقاتلین کو قتل کرنے کی ممانعت:

۴۵۔ **عن انس رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال: انطلقوا باسم الله و بالله وعلى ملة رسول الله ﷺ لا تقتلوا شيخا فانيا، ولا طفلا صغيرا، ولا امرأة، ولا تغلوا، وضموا غنائمكم واصلحوا واحسنوا، ان الله يحب المحسنين.** **(ابوداوٗد: کتاب الجهاد)**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' رسول اللہ ﷺ نے فوج کو روانہ کرتے وقت وصیت فرمائی : چل پڑو' اللہ کا نام لے کر اللہ کی بخشی ہوئی مدد سے' اور اللہ کے رسول ﷺ کی ملت پر قائم رہتے ہوئے۔ کسی بوڑھے ضعیف کو قتل نہ کرو' نہ چھوٹے بچے اور عورت کو۔ اموال غنیمت میں سے چوری نہ کرو' اصلاح کی روش اختیار کرو' احسان کرو' کیونکہ اللہ محسنوں کو پسند کرتا ہے۔

حالت غفلت میں دشمن پر حملے کی ممانعت :

۴۶۔ عن المغیرہ بن شعبة انه صحب قوما من المشرکین فوجد منهم غفلة فقتلهم واخذ اموالهم' فجاء بها الی النبی ﷺ فابی ان یقبلها۔ (مسند احمد: مرویات مغیرہ بن شعبہؓ)

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ مشرکین کے ایک گروہ کے ساتھ ہم سفر تھے۔ انہوں نے مشرکین کو غافل پاکر ان کو قتل کر ڈالا اور ان کا مال لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ لیکن نبی ﷺ نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

مفہوم :

۱۔ دشمن پر غفلت میں حملہ کرنا ناجائز ہے۔

۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے نبی ﷺ کا عام قاعدہ یہ تھا کہ آپ ﷺ صبح کے وقت حملہ کرتے تھے۔ اسی بات کی تاکید آپ ﷺ نے حضرت اسامہ بن زید کو ایک جنگی مہم کی ذمہ داری سپرد کرتے وقت فرمائی۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے مشرکین کے ایک گروہ پر غفلت میں حملہ کیا اور ان کے مال و متاع پر قبضہ کر لیا۔ لیکن آپ ﷺ نے اس مال کو قبول فرمانے سے انکار کر دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد فی سبیل اللہ کا مفہوم اور مقاصد

جہاد کا مقصد یہ ہے کہ اللہ رب العزت کے دین کا بول بالا ہو اور انسان پر اللہ وحدہ لاشریک لہ' کی حکمرانی ہو' اس مقصد کے لیے سر دھڑ کی بازی لگانے اور جان توڑ کوشش کرنے کا نام جہاد ہے۔

جہاد کا مقصد اللہ تعالیٰ کی زمین سے فتنہ و فساد اور ظلم کو مٹا کر صرف اللہ تعالیٰ کے قانون اور حاکمیت کو قائم کرنا ہے۔

جس زمین پر ہم رہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی ہے' بے شمار اسباب زندگی جن پر ہم جی رہے ہیں یہ سب اسی کے دیئے ہوئے ہیں اور ہم رعیت بھی اسی کی ہیں تو آخر کوئی اس کا حقدار کیسے ہو گیا کہ خدا کے ملک میں اپنا حکم اور قانون چلائے۔

اسلام کمزور اقوام اور انسانی خداؤں کی عبادت پر مجبور لوگوں کی نجات کے لیے آیا ہے' انسانوں کو مصنوعی خداؤں کی غلامی سے آزادی دلانے کے لیے جہاد کا حکم دیا گیا ہے۔

لوگوں کے خیالات کا گمراہ ہونا' اخلاق کا بگڑنا' انسانی قابلیتوں اور قوتوں کا غلط راستوں میں صرف ہونا اور زندگی کے برے طور طریق کا رواج پانا اور ظلم و ستم روا رکھنا' یہ سب کچھ نتیجہ ہے اس ایک بات کا کہ اختیارات اور اقتدار کی کنجیاں غلط ہاتھوں میں ہیں اور اگر یہ اختیارات نیک اور صالح ہاتھوں میں ہوں گے تو ساری خرابیوں کا انسداد بھی ہو گا۔ عدل و انصاف بھی ہو گا اور بندگانِ خدا کی محنت' ذہانت اور قابلیت غلط راستوں میں ضائع ہونے سے بچ جائے گی۔

جہاد نہایت پاکیزہ جذبات کا تقاضا کرتا ہے اس لیے دل سے خود غرضی اور نفسانیت نکالے بغیر اور ذاتی یا قومی اغراض کے بجائے اللہ کی رضا کا جذبہ لیئے بغیر جہاد جہاد فی سبیل اللہ نہیں رہتا۔

جہاد کے اہم مقاصد

اللہ تعالیٰ کی بندگی کا فروغ :

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ لا ۝ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ط وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ط (الحج ۲۲: ۳۹۔۴۰)

اجازت دے دی گئی ان لوگوں کو جن کے خلاف جنگ کی جا رہی ہے۔ کیوں کہ وہ مظلوم ہیں' اور اللہ یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے گھروں سے ناحق نکال دیئے گئے صرف اس قصور پر کہ وہ کہتے تھے "ہمارا رب اللہ ہے"۔ اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے دفع نہ کرتا رہے' تو خانقاہیں اور گرجا اور معبد اور مسجدیں' جن میں اللہ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے' سب مسمار کر ڈالی جائیں۔

مظلوم و مقہور کی دستگیری :

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَمَا لَكُمْ لَاتُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ج وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا (النساء ۴: ۷۵)

"آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں' عورتوں اور بچوں کی خاطر نہ لڑو جو کمزور پا کر دبا لیے گئے ہیں اور فریاد کر رہے ہیں کہ پروردگار! ہم کو اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں' اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی حامی و مددگار پیدا کر دے۔

مفہوم :

اگر دنیا کے کسی خطہ کے اندر مسلمان ستائے جا رہے ہوں۔ مسلمان عورتوں کی جان و آبرو سے کھیلا جا رہا ہو۔ معصوم بچوں کو نشانہ عذاب بنایا جا رہا ہو۔ کمزور اور بے بس افراد ظلم کی چکی میں پس رہے ہوں۔ درندگی اور بہیمیت کا دور دورہ ہو۔ نہ کسی خدا پرست کی جان محفوظ ہو اور نہ خانہ خدا کا احترام باقی رہا ہو۔ انسانیت کے وہ تمام حقوق پامال کیے جا رہے ہوں جو دنیا کا ہر مذہب و ملت انسانوں کو دیتا ہے۔ عورتوں کی آبرو' معصوموں کی جانیں' بستیوں کا دھواں اور مسجدوں کی بربادی پکار پکار کر مسلمانوں سے امداد طلب کر رہی ہو تو ایسی حالت میں مسلمانوں کو مظلومین کی حمایت و آزادی کے لیے اٹھ کھڑا ہونا چاہیے۔ ورنہ وہ خدا کے ہاں جواب دہ ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جارحیت کا جواب :

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ o وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۔

(البقرہ: ۱۹۰۔۱۹۱)

اور تم اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں' مگر زیادتی نہ کرو کہ اللہ زیادتی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ ان سے لڑو جہاں بھی تمہارا ان سے مقابلہ پیش آئے۔ اور انہیں نکالو جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا ہے۔ اس لیے کہ قتل اگرچہ برا ہے' مگر فتنہ اس سے بھی برا ہے۔

فتنہ اور استعمار کی بیخ کنی :

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ط فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۔

(البقرۃ ۲ : ۱۹۳)

"تم ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کے لیے ہو جائے۔ پھر اگر وہ باز آجائیں تو سمجھ لو کہ ظالموں کے سوا اور کسی پر دست درازی روا نہیں۔

اہل ایمان کی پرکھ :

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ

(آل عمران ۳ : ۱۴۱)

کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یونہی جنت میں چلے جاؤ گے۔ حالانکہ ابھی اللہ نے یہ تو دیکھا ہی نہیں کہ تم میں کون وہ لوگ ہیں جو اس کی راہ میں جانیں لڑانے والے اور اس کی خاطر صبر کرنے والے ہیں۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۔ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۔ (التوبہ ۹ : ۱۶)

حالانکہ ابھی اللہ نے یہ تو دیکھا ہی نہیں کہ تم میں سے کون وہ لوگ ہیں جنہوں نے (اس کی راہ میں) جانفشانی کی اور اللہ اور رسول اور مومنین کے سوا کسی کو دلی دوست نہ بنایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل ایمان کے دل کی ٹھنڈک :

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ○ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○ (التوبہ۹ : ۱۴۔۱۵)

کفار و مشرکین سے لڑو' اللہ تمہارے ہاتھوں ان کو سزا دلوائے گا اور انہیں ذلیل و خوار کرے گا اور ان کے مقابلہ میں تمہاری مدد کرے گا اور بہت سے مومنوں کے دل ٹھنڈے کرے گا اور ان کے دلوں کی جلن مٹا دے گا اور جسے چاہے گا توبہ کی توفیق بھی دے گا۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا اور دانا ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مراجع

یونٹ نمبر10

۱۔ جلیل احسن ندوی،	سفینہ نجات،	ادارہ ترجمان القرآن، لاہور	1995ء
۲۔ جلیل احسن ندوی،	زاد راہ،	اسلامک پبلیکشنز، لاہور	1999ء
۳۔ خلیل احمد حامدی	جہاد اسلامی،	اسلامک پبلیکشنز، لاہور	1996ء
۴۔ عبدالغفار عمر پوری،	انتخاب حدیث،	اسلامک پبلیکشنز، لاہور	1998ء
۵۔ ڈاکٹر عبداللہ عزام	جہاد، آداب واحکام،	ادارہ معارف اسلامی، لاہور	1997ء
٦۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی	الجہاد فی الاسلام،	ادارہ ترجمان القرآن، لاہور	
۷۔ محمد اختشام الحق،	معارف السنۃ	اسلامک انٹرنیشنل پبلشرز، لاہور	
۸۔ نووی، محی الدین، ابو زکریا بن شرف،	ریاض الصالحین	مکتبہ مدنیہ، لاہور	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ